بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون: ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

خطبہ نمبر: ۱۴

جلد ۲۷/۶۲ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ ۱۲ احسان ۱۳۵۲ش ۱۲ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جائے تو پھر کسی کی دشمنی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی

مَیں مقامِ رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں تم سب کو بھی یہی مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

"تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو کہ دُنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لیے غیرت ہوتی ہے وہ خود ان کا تکفل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بو یا گیا جو صحابہ میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا ایسے انسان پہ کوئی شخص حملہ نہیں کر سکتا۔ اس امر کو خوب یاد رکھو اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا اور مضبوط تعلق قائم ہو جاوے تو پھر کسی کی دشمنی کیا پیدا ہو سکتی ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے نزدیک عیسیٰؑ یا موسیٰؑ ہونے کا دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ میں مقامِ رضا کو حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہی تم سب کو کرنا چاہیئے یہ اس کا فضل اور محض فضل ہے کہ وہ اپنے انعامات سے حصّہ دے اور اس کے حضور کوئی کمی نہیں ہے۔ اور اس کی ذات میں کوئی بخل نہیں۔ اگر انسان انبیاء و رسل کے انعامات کو حاصل نہیں کر سکتا تو پھر دُنیا میں آنے سے اس کا کیا فائدہ اور کیا حاصل؟ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں اور راست بازوں کی ساری امید کا خون ہو جاوے اور وہ تو گویا زندہ ہی مر جاویں مگر ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص پر وہی انعام کر سکتا ہے جو اس نے اپنے برگزیدہ بندوں پر کئے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اسی قسم کا دل اور اخلاص لے کر اس کے حضور آؤ۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۸۴ و ۸۵)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے ناظر خدمت درویشان کو ۶ جون بروز بدھ پانچواں بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے

ادارہ الفضل اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مخلصین کی غیرت کا تقاضا

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"جو دوست آج ادا کر سکتے ہیں انہیں کل کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر انگلستان کی جماعت اس مد میں فضل عمر فاؤنڈیشن سے دو اڑھائی گنا زیادہ رقم دے سکتی ہے۔ تو میری غیرت اور آپ کی غیرت یہ نہیں پسند کرے گی کہ ہم لوگ انگلستان کی جماعت سے پیچھے رہ جائیں اس لئے اس مد میں پاکستان کا چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندے سے دو اڑھائی گنا زیادہ ہونا چاہیئے"

پاکستانی جماعتوں کے عہدہ داران اپنے اپنے ہاں اس بات کا جائزہ لیں کہ انہوں نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے کیا کوشش کی ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہم خوش ہیں اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں کہ پاکستانی قوم کو ایک دستور مل گیا ہے

جماعت کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس دستور کو قوم اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی مہم کیلئے بہت ہی بابرکت کرے

ہمیں بنیادی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ مخلصانہ محبت و پیار اور ہمدردی سے بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا اور رسولؐ کیلئے جیتو

تم اس حکم کو مت بھولو اور یاد رکھو کہ لوگوں کی دشمنی اور نفرت تمہارے رستہ میں روک نہیں بن سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۷۳ء) بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"گزشتہ ربع صدی میں پاکستان کو بہت سی پریشانیوں میں سے گزرنا پڑا۔ قیام پاکستان کے ایک سال بعد بانیٔ پاکستان قائداعظم کی وفات ہوگئی۔ ان کے ذہن میں پاکستان کے لئے جو دستور تھا وہ قوم کو نہ دے سکے۔ پھر ملک کو بعض دوسری پریشانیوں کا منہ دیکھنا پڑا۔ پھر مارشل لاء لگا۔ جس کے متعلق بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی ذمہ داری فوج پر ہے اور یہ بات ایک حد تک درست بھی ہے لیکن اس کی اصل ذمہ داری تو ان لوگوں پر عاید ہوتی ہے جنہوں نے اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے کہ فوج کو مارشل لاء لگانا پڑا۔ بہرحال

مارشل لاء کا زمانہ

بھی پریشانیوں پر منتج ہوا۔ اس کی تفصیل میں جانے کا نہ یہ وقت ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔

مارشل لاء کے زمانہ میں بھی کچھ قوانین تو ہوتے ہیں جن کے تحت حکومت کی جاتی ہے۔ تاہم ان قوانین کو قوم کا دستور نہ کہا جاتا ہے نہ سمجھا جاتا ہے اور نہ حقیقۃً ایسا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے قوم گویا دستور کے میدان میں پچھلے ۲۵ سال بھٹکتی رہی ہے چنانچہ ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں کہ قوم کو ایک دستور مل گیا ہم خوش ہیں اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں کہ ہماری اس سرزمین کو جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے منتخب فرمایا ہے اس میں بسنے والی اس عظیم قوم کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ وہ اپنے لئے ایک دستور بنائے۔

جہاں تک

دستور یا کانسٹی ٹیوشن

کی بنیادی کا سوال ہے یہ کسی الہامی کتاب کی طرح تو نہیں ہوتا۔ اسے قرآن عظیم کا مقام تو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ قرآن عظیم ایک ایسی الہامی کتاب ہے جس کی کوئی آیت اور کوئی لفظ اور کوئی شعشہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔ بدلا نہیں جا سکتا مگر دستور ان بنیادی قوانین پر مشتمل ہوتا ہے جسے قوم کے چند نمائندے تیار کرتے ہیں اور وہ قوم اور ملک کی سیاسی اور معاشرتی زندگی کی بنیاد بنتا ہے۔ گویا یہ ایک کھونٹا ہوتا ہے جس کے گرد قوم سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے گھومتی ہے اس سے قبل نہ یہ کھونٹا تھا، نہ کوئی معین حدود تھیں جن کے اندر رہ کر قوم نے ارتقائی حرکت کرتے ہوئے اپنے مقدر کو پانا اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا تھا۔ چونکہ سیاسی اور معاشرتی ترقی کی کوئی بنیاد موجود نہیں تھی اس لئے ساری قوم ادھر ادھر بھٹک رہی تھی اب اسے ایک بنیاد مل گئی ہے۔ ایک دستور بن گیا ہے سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے قومی ترقی کی حدود معین کر دی گئی ہیں۔

بہرحال قوم بجا طور پر خوش ہے کہ اسے ایک دستور مل گیا ہے ہم بھی بڑے خوش ہیں یہ

خوشی منانے کا ہفتہ

ہے اس لئے ہم بھی خوشی منا رہے ہیں چراغاں کر رہے ہیں یہ دعائیں کرنے کے ایام ہیں ہم بھی دعائیں کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ ایسا موقع ہے کہ جماعت کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اس دستور کو قوم کے لئے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی مہم کے لئے بہت ہی بابرکت کرے۔

ہر دستور چونکہ انسان کا بنایا ہوا ہوتا ہے اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس کے اندر کوئی خامی یا کوئی کمزوری نہیں یا اس میں اصلاح کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہر انسانی کام کے اندر انسانی کمزوریاں تھوڑی یا بہت ضرور ہوتی ہیں اس لئے دنیا کا کوئی دستور ایسا نہیں ہے جس میں ترمیم کی ضرورت نہ پڑی ہو۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترمیم کی ضرورت

دو وجوہات کی بناء پر پیدا ہوتی ہے ایک اس وجہ سے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات بدل جاتے ہیں سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے بعض نئے تقاضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن تقاضوں کا ایک حصہ دستور کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس واسطے دستور میں لازماً ترمیم کرنی پڑتی ہے۔ دوسرے احساسِ خامی ترمیم دستور کا باعث بنتا ہے گو دستور کے نفاذ پر ابھی لمبا عرصہ نہیں گزرا ہوتا۔ حالات ابھی بدلے نہیں ہوتے لیکن سیاسی اقتدار رکھنے والوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ دستور میں فلاں جگہ فلاں کمی رہ گئی ہے۔ وہ دُور ہونی چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے اس دستور کے آخری مراحل میں بھی کچھ قوانین جو بن چکے تھے اُن میں حکومت نے دستور یہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ فلاں حصوں میں خامیاں نظر آتی ہیں۔ بعض لفظی خامیاں ہیں بعض بنیادی خامیاں رہ گئی ہیں۔ ان کو دُور کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ دوبارہ بحث و تمحیص کے بعد متعلقہ خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ تو وہ خامیاں تھیں جن کے متعلق بحث کے دوران ہی احساس پیدا ہو گیا لیکن اُن بہت ساری خامیوں کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا جو موجود تو ہو سکتی ہیں اور ہیں لیکن ان کے متعلق تبدیلی کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ کل پرسوں، اگلے ماہ دو چار مہینے بعد یا سال کے بعد احساس پیدا ہوگا کہ فلاں شق میں غلطی رہ گئی ہے وہ دُور ہونی چاہیئے۔ بہرحال یہ ایسی باتیں ہیں جو قوم کے سامنے آتی رہیں گی اور وہ ان کی اصلاح کرے گی۔ ہمیں یہ

دعا کرنی چاہیئے

کہ اگر اور جو غلطیاں یا خامیاں اس وقت دستور کے الفاظ میں یا اس کے مضمون رہ گئی ہیں قبل اس کے کہ کوئی خرابی رونما ہو اور قوم کو نقصان پہنچے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قوم کو ان خرابیوں کے دور کرنے کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے۔

دراصل یہ تو سب کا سانجھا کام ہے جس کسی شخص کو بھی کوئی غلطی نظر آئیگی وہ اس کی نشاندہی کرے گا تاکہ اصلاح ہو جائے باقی جو لوگ برسرِ اقتدار ہوتے ہیں، اُن کی سمجھ میں اگر کوئی بات نہ آئے اور اس وجہ سے وہ اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوں تو بھی

حسنِ ظن سے کام لینا چاہیئے

اور کہہ دینا چاہیئے کہ ہماری بات تو ٹھیک ہے لیکن حزبِ اقتدار کو سمجھ نہیں آئی۔ بدظنی بہرحال نہیں کرنی چاہیئے۔

دستور باہمی تعلقات کو متعین کرنے اور مستحکم کر دینے کا ذریعہ ہوتا ہے مثلاً ایک شکل وفاقی دستور ہے جس میں وفاقی یونٹوں (جن کو ہم اپنے ملک کے لحاظ سے صوبے کہتے ہیں) کے اختیارات اور اُن کے آپس کے تعلقات اور مرکز کے ساتھ اُن کے روابط کو آئینی شکل دی جاتی ہے۔ پھر جس طرح علاقے علاقے کے تعلقات قائم ہوتے ہیں اسی طرح سارے افراد کے باہمی تعلقات بھی بہت سے پہلوؤں سے قائم کئے جاتے ہیں مثلاً قانون کی حکومت ہے یہ دستور کا کام ہے کہ وہ یہ کہے کہ کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جائے گا جو گروہ گروہ کے درمیان افتراق اور تمیز پیدا کرنے والا ہو۔ قانون کی حکومت سب پر یکساں ہوگی۔ قانون کا تحفظ سب کو حاصل ہوگا۔ اس حد تک اس کا تعلق دستور سے ہے اس سے آگے مقننہ کا کام ہے وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے۔

اب باہمی تعلقات کے استوار کرنے میں بھی بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جہاں نہیں کوئی کمزوری یا خامی نظر آ رہی ہے یا جہاں نہیں تو کوئی کمزوری یا خامی نظر نہیں آ رہی مگر

خدا تعالیٰ

کے علم میں وہ موجود ہے تو دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قوم کو اس قسم کی ساری کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ نے اس خطۂ زمین پر رہائش رکھنے والے لوگوں کے لئے جو ترقیات مقدر کی ہیں وہ اُن کے حصہ میں آئیں۔ قوم نے ایک لمبا عرصہ پریشانیوں میں گذارا ہے۔ خدا کرے اب آئے اس قسم کی یا کوئی دوسری پریشانیاں دیکھنی نہ پڑیں اس سلسلہ میں

میں ایک دو باتیں کہنا چاہتا ہوں

گو اُن کا بلاواسطہ دستور کے ساتھ تعلق نہیں لیکن ان کا اظہار ضروری ہے۔ اسلام نے بنیادی طور پر دو حقوق قائم کئے ہیں۔ ایک کو ہم حقوق اللہ کہتے ہیں اور دوسرے کو حقوق العباد۔ قرآن کریم نے حقوق اللہ کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان حقوق کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ پھر اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ہمیں بتایا ہے کہ حقوق اللہ کیا ہیں۔ ان کی ادائیگی سے کیا مراد لی جاتی ہے۔ یہ ایک بہت لمبا مضمون ہے دراصل ساری دُنیا اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ تاہم اس مضمون کی بعض باتیں یہ ہیں کہ انسان اپنے وجود اپنی قوتوں اور استعدادوں کے متعلق یہ یقین رکھتا ہو کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے مزید برآں خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جائے۔ اس کی فرمانبرداری کی جائے۔ اس کی صفات کاملہ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ

کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر توکل اور بھروسہ رکھا جائے۔ غیر اللہ کو کچھ نہ سمجھا جائے۔ خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ایک مردہ کیڑا اور لاشئی محض سمجھا جائے نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے اپنی فکر سے اور اپنے خیالات کے لحاظ سے غیر اللہ کو کوئی چیز نہ سمجھا جائے۔ خواہ وہ غیر اللہ دُنیا کی ساری حکومتیں ہی کیوں نہ ہوں یا خود اقوام متحدہ ہی کیوں نہ ہو۔ اقوام متحدہ میں دنیا کی قریباً ساری حکومتوں کے نمائندوں کا اجتماع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں دُنیا کی کوئی طاقت، دُنیا کا کوئی ملک، اور دنیا کی کوئی جماعت، دنیا کی کوئی قوم اور دُنیا کا کوئی دماغ کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ہر چیز لاشئی محض ہے۔ یہ ہے حقیقی توحید اور یہ ہے حقیقی توحید کے لحاظ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا

اللہ تعالیٰ کو واقعۃً اور حقیقتاً واحد و یگانہ سمجھنا توحید ہے اسی کے قبضہ و اقتدار میں یہ ساری مخلوق ہے۔ سب پر اسی کا حکم چلتا ہے تاہم ہمیں غلط قسم کے جو کام نظر آتے ہیں مثلاً بعض ملکوں میں جہاں لوگ دہریہ ہیں وہاں غلط قسم کے کام کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ نسلوں کو خدا سے دور سے دور کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ اس لئے نہیں ہوا کہ یہ ممالک خدا تعالیٰ کے خلاف بغاوت میں کامیاب ہو گئے ہیں یا ہو جائیں گے بلکہ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو

امتحان کی دنیا

بنایا ہے اور خدا نے یہ اجازت دی ہے کہ اگر چاہو تو تم باغی ہو سکتے ہو قرآن عظیم کہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو سب کو مسلمان بنا دیتا۔ اگر خدا تعالیٰ اپنا حکم چلاتا اور جبراً سب کو ایمان پر قائم کر دیتا اپنی قوت کاملہ کا اس رنگ میں مظاہرہ کرتا تو پھر کون کافر اور کون شیطان؟ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو روحانی ترقیات کی خاطر یہ اجازت دی کہ چاہے تو ایک محدود دائرہ کے اندر خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو اختیار کرے اور اس کی رضا کی جنتوں کو پالے اور اگر چاہے تو خدا تعالیٰ سے بغاوت کرے۔ اور اس بغاوت کے نتیجہ میں وہ خدا سے دور ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی جہنم کا مورد بن جائے۔

پس جو چیز ہمیں بظاہر بغاوت نظر آتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دئے گئے اختیار کے نتیجہ میں ہے اور نہ کوئی مخلوق ایسی نہیں اور نہ کوئی ہستی ایسی ہے جو یہ کہے کہ میں اپنے زور بازو سے کوئی کام کر سکتا ہوں یا الٰہی منصوبوں کو ناکام بنا سکتا ہوں۔ ہم نے خدا کے متعلق خلق اور پیدائش کے متعلق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے متعلق جو کچھ سنا دیکھا اور پایا ہے اور جس کا عرفان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے طفیل عطا فرمایا ہے اس کی رو سے کسی انسان کا از خود کسی کام کی طاقت رکھنا ناممکن ہے ہر انسانی کام میں

اللہ تعالیٰ کی اجازت یا مشیت

کارفرما ہوتی ہے شاید کوئی پاگل ہی یہ کہہ دے تو کہہ دے کہ میرے فلاں کام میں اللہ تعالیٰ کو اختیار نہیں ہے ورنہ کوئی عقلمند آدمی تو اسباب کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کسی پاگل کے دماغ میں بھی یہ خبیثانہ عقیدہ نہیں آ سکتا کہ خدا کی مشیت سے باہر رہ کر انسان کوئی کام کر سکتا ہے تاہم بعض لوگ توحید کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور بعض نہیں سمجھتے یہ اور بات ہے۔

پس

حقوق اللہ کی ادائیگی کا مطلب

یہ ہے کہ انسان اپنے وجود کو کچھ نہ سمجھے ہر خیر کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو جانے اور غیر اللہ کو خواہ وہ دنیوی لحاظ سے کتنی ہی طاقتور ہستی کیوں نہ ہو لاشئی محض سمجھے۔ گویا غیر اللہ کو ایک مردہ کیڑے سے بھی کم تر سمجھے۔ بلکہ مردہ کیڑا بھی تو آخر کچھ شئی ہے۔ چھوٹی سی چیز بھی اور بے جان ہو تو بھی اگر ایک شئے تو ہے ہم خود کو اس سے بھی کم تر سمجھتا ہے۔ یہ ہے حقوق اللہ اور ان کی ادائیگی کی اصل حقیقت جسے ہر وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے

دوسرے حقوق العباد ہیں اور ان کی ادائیگی ہے اس کے متعلق میں

ایک بنیادی بات

ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ اچھے سمجھدار لوگ بھی بہک جاتے ہیں حقوق العباد کے متعلق بنیادی طور پر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنا ان سے مخلصانہ محبت و پیار کرنا اور ان سے حسن سلوک کرنا ضروری ہے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی یہ ایک بنیادی حقیقت ہے جس کے ذریعہ بنی نوع انسان کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانا ہمارا فرض ہے انسانی خدمت بہت ضروری ہے تاکہ ہر بندۂ خدا اپنی خداداد طاقتوں کی صحیح نشوونما کر سکے اور چونکہ

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم: ۳۱)

کی رو سے

اسلام دین فطرت ہے

اس فطرت کی صحیح نشوونما کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم لوگوں کو ان کی قوتوں کی صحیح نشوونما کے نتیجہ میں اسلام کی طرف لے آئیں۔

پس یہ ایک بنیادی حقیقت ہے بنی نوع انسان سے

الٰہی محبت و پیار

اور ان کی مخلصانہ خدمت کے نتیجہ میں ان کا دل جیتا جا سکتا ہے۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ بھی ہے۔ جب ہم بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کہتے ہیں تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق قائم ہو جائے لیکن اگر اپنی مخلصانہ کوشش اور ہمدردانہ رویہ سے کسی کا دل عارضی طور پر جیت نہ سکیں تو کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کا جو بنیادی حق قائم کیا گیا ہے وہ بدل جائے گا۔ وہ بہرحال اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ آپ نے جس شخص کے ساتھ اس کے مخالفانہ رویہ کے باوجود اس کی بھلائی کے لئے مخلصانہ پیار کیا اس کا رد عمل وہ نہیں ہو سکتا جو آپ چاہتے ہیں تب بھی آپ نے مخلصانہ پیار کیا کسی ایک کوشش کی ناکامی کوشش کو چھوڑ دینے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ اس لئے کسی احمدی کا یہ کہنا کہ ہم ایک دفعہ ناکام ہو گئے اس لئے ہم کوشش نہیں کریں گے یا ہم ایک سو ایک دفعہ ناکام ہو گئے۔ اب ہم کوشش نہیں کریں گے یا ہم ایک ہزار ایک دفعہ ناکام ہو گئے اب ہم کوشش نہیں کریں گے یا ایک لاکھ ایک دفعہ ناکام ہو گئے اب ہم کوشش نہیں کریں گے۔ درست نہیں ہے ہم نے ساری عمر مخلصانہ محبت و پیار اور حسن سلوک اور ہمدردی کے ساتھ بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر جیتنے کی کوشش کرتے چلے جانا ہے اس کوشش کی آخری انتہا ایک فرد کی موت ہے جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو وہ دارالابتلاء سے باہر نکل جاتا ہے اس جہان سے باہر جا کر جزا و سزا کی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس پر اس دنیا کی ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن جب تک انسان زندہ ہے اس کو خدا کا یہی حکم ہے کہ جس کے ساتھ تو میری خاطر مخلصانہ پیار اور محبت کرتا ہے جس کے ساتھ تو میری رضا کے حصول کے لئے ہمدردی رکھتا ہے جب تک تو میری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن سلوک کرتا ہے۔ مگر وہ اس سارے پیار کے باوجود تجھے دھتکار دیتا ہے اور تجھ سے دشمنی رکھتا ہے یا تیری بے لوث خدمت کی قدر نہیں کرتا تو پھر اگر تو نے یہ سب کچھ میری خاطر کیا ہے تو اس کی بے قدری کی پرواہ کیوں کرتا ہے تو یہ کام کئے جا اس کے صلے میں تجھے میری رضا اور پیار ملتا رہے گا۔ لیکن میں نے

حقوق العباد کی ادائیگی

کے متعلق ایک بنیادی حکم دے رکھا ہے تو نے اس کو نہیں بھولنا۔

ہم اللہ کی توفیق سے اور اسی کے فضل سے ہمیشہ ہی حسن سلوک کرتے ہیں اُن کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتے ہیں جو ساری عمر ہمیں گالیاں دیتے رہتے ہیں چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہماری سرشت ہی کچھ ایسی بنائی ہے کہ اگر کوئی شخص قادیان میں آکر اور صبح و شام ہمیں گالیاں دیتا رہے تب بھی ہمارے چہرے پر کدورت کے آثار نہیں پیدا ہوں گے، ظاہر ہے جس شخص نے خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنا ہوتا ہے،

بندوں کا ردِّ عمل

اس کے کام میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ مگر جس شخص نے خدا کے لئے کام نہیں کرنا ہوتا وہ تو آج بھی مارا گیا اور کل بھی مارا گیا۔ ایسا شخص تو بحر ظلمات کی دنیا میں رہنے والا ٹھہرا۔

پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر ہم نے کسی سے حسن سلوک کیا اور اس نے ہمارے ساتھ دشمنی کی، اگر ہم نے کسی سے محبت و پیار کا سلوک کیا اور اُس نے ہم سے نفرت کا اظہار کیا، اگر ہم نے کسی سے ہمدردی کے تعلقات قائم کرنا چاہے اور اس نے دشمنی کے طریقوں کو اختیار کیا تو اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی حکم میں کہ میرے بندوں سے پیار کرو پیار کرو اور پیار کرو اور میرے لئے ان کے دلوں کو جیتو۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ حکم تو اپنی جگہ پر قائم ہے۔ یوں بھی اس دنیا میں آج ایک بات ہوتی ہے کل دوسری رونما ہو جاتی ہے زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں اگر کوئی شخص ہمارے خلاف حرکت کرتا ہے تو ہمارے دل میں اس کے لئے رحم پیدا ہوتا ہے اور دل سے اُس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں ہمیں اپنی کوئی فکر نہیں ہوتی کیونکہ خدائے قادر و توانا ہمارا مونس و مددگار ہے

بڑا عجیب واقعہ

ہے کہنے والے نے یہ کہا کہ خانہ کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ میرے تو اونٹ گم ہو گئے ہیں مجھے تو ان کی تلاش ہے اس میں ایک بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ چار پانچ دن ہوئے کسی نے اس قسم کی کوئی بات مجھ سے کی (گو انسان پریشان تو ہوتا ہے لیکن کسی احمدی کو اپنا مقام نہیں چھوڑنا چاہیئے) چنانچہ میں نے ہنس کر کہا حسب رؤیا میں

خانہ کعبہ کی تعبیر

اس وقت میں نے کہا خانہ کعبہ کا مالک خانہ کعبہ کی حفاظت کے سامان آپ کرے گا ہمیں تو ان اونٹوں کی فکر ہے یعنی تو اس ملک میں بسنے والے لوگوں کی فکر ہے کہ کہیں ان کے لئے شر کے سامان نہ پیدا ہو جائیں اس واسطے نہ گھبرانے کی کوئی وجہ ہے اور نہ بہکنے کی کوئی بات۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ میرے بندوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے چلے جاؤ میرے بندوں سے ہمدردی رکھو میرے بندوں کے دلوں کو مخلصانہ محبت اور پیار سے میری خاطر جیتو۔ حقوق العباد کے سلسلہ میں یہ ایک بنیادی حکم ہے اللہ تعالیٰ کے حکم بدلا نہیں کرتے۔ دنیا کے حالات بدلتے رہتے ہیں اس لئے یہ بنیادی

حکم کبھی نہیں بدلے گا نہ پہلے بدلا ہے اور نہ اب بدلے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے محدود زمانہ میں محدود طریقہ پر اور محدود زاویوں سے ہمیں یہی نظر آتا ہے گو یہ نظارہ اتنا روشن نہیں ہوا کیونکہ آفتاب رسالت ابھی تک طلوع نہیں ہوا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپ کی پاک زندگی کی کوئی بات انہیں تھی آپ کی زندگی سے بنیادی طور پر یہی مترشح ہوتا ہے کہ آپ نے ہر ایک آدمی کا دل پیار اور محبت سے جیتنے کی کوشش کی۔ آپ کی مکی زندگی مظلومانہ زندگی تھی، دکھوں کی زندگی تھی۔ غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں نے آپ کی بہت مخالفت کی اس کے باوجود آپ اس حقیقت کو نہیں بھولے اور اپنے صحابہؓ سے بھی یہی فرمایا کہ تمہیں

محبت اور پیار کرنے کا حکم

ہے تمہیں لوگوں سے دشمنیاں رکھنے کا حکم نہیں ہے جن لوگوں نے آپ اور آپ کے صحابہؓ کو اڑھائی سال شعب ابی طالب میں بھوکا رکھ کر مارنے کی کوشش کی تھی آپ ان کی چند دن کی بھوک برداشت نہیں کر سکے چنانچہ جب مکہ میں قحط پڑا تو آپ نے ان کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ اب دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا یہ کتنا حسین پہلو ہے کہ اڑھائی سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ تک جن لوگوں نے آپ کو بھوکا مارنے کی کوشش کی تھی آپ اُن کی ایک دن کی بھوک برداشت نہیں کر سکے اور حتی طلب جس قدر ہو سکتا تھا ان کی بھوک کو دور کرنے کے لئے خوراک کا انتظام فرمایا یہ ایک عظیم مثال ہے اس قسم کی مثال دنیا کی تاریخ میں ہمیں کہیں نظر نہیں آتی آپ کے صحابہؓ نے بھی کسی سے دشمنی نہیں کی وہ دنیا میں پھیلے ایک طرف ترکی سے آگے پولینڈ تک چلے گئے دوسری طرف سپین سے نکل کر فرانس کے اندر چلے گئے اُدھر صحرا کو عبور کر کے مغربی افریقہ کے ساحلوں تک پہنچ گئے۔ سمندر میں بیٹھ گئے سمندر کی موجیں ان کو روک نہ سکیں اور نہ صحرا اور پہاڑ ان کے راستے کی روک بنے وہ پہاڑوں کو پھلانگتے ہوئے صحراؤں میں بگولوں کی طرح اڑتے ہوئے اور سمندروں کو چیرتے ہوئے دور دراز ملکوں میں پہنچ گئے۔ وہ اپنے ساتھ ہر جگہ بنی نوع انسان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبت اور پیار کا پیغام لے کر گئے اور ہر جگہ کامیاب ہوئے چنانچہ دنیا کی تاریخ بنی نوع انسان کی تاریخ، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ پیار اور محبت کبھی ناکام نہیں ہوئی نفرت اور دشمنی ہی ناکام ہوتی رہی ہے خدا کا یہ قانون ہے آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں آخر کار محبت کامیاب ہوگی اور نفرت اور دشمنی ناکام ہوگی۔

غرض جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے محبت کو قائم کیا ہے ان کی ناکامی کا تصور دراصل بنی نوع انسان کی تاریخ کو جھٹلانے کے مترادف ہے ہمیں یہ ساری باتیں ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہئیں ہمیں بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے کا حکم ہے ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا گیا ہے جہاں انسانی تاریخ میں ناکامی کی کوئی مثال نہیں ملتی اسی واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے جس کی سرشت میں بنی نوع انسان کے لئے محبت اور پیار کا خمیر ہوتا ہے اس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ محبت اور پیار کبھی ناکام نہیں ہوتے اس لئے جس قسم کے حالات بھی ہوں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بعض دفعہ اکا دکا دوست یا بعض بچے یا بعض دوست جو نئے نئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور ہماری روایات کو پوری طرح نہیں سمجھتے وہ گھبرا جاتے ہیں جو دوست اپنی روایات سے واقف ہیں ان کو یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ وہ ان باتوں کو جانتے ہیں۔ پس حالات خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں بنیادی طور پر حکم یہ دیا گیا ہے کہ محبت اور پیار اور ہمدردی سے بنی نوع انسان کا دل اپنے رب اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ یہ ایک بنیادی حکم ہے اس کو کبھی نہ بھولو۔ یہی خدا تعالیٰ نے بشارتیں دی ہیں کہ اسلام کو احمدیت کے ذریعہ عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا لیکن اس کے علاوہ عقلی دلیل یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ ہمیں کوئی مثال نہیں بتاتی جہاں محبت اور پیار ناکام ہوا ہو اور نفرت اور دشمنی کامیاب ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں خالق زندگی اور حقائق پیدائش عالمین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان تمام برکات کا ہمیں بھی وارث بنائے جنہیں صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو بھی خوشحال اور ثمر بار بنائے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کا کامیاب سالانہ اجتماع

(بوساطت مہتمم صاحب مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس نے ۲۴ دسمبر ۱۹۷۲ء کو اپنا سالانہ علمی تربیتی اور روحانی اجتماع منعقد کیا۔ اور نوجوانوں نے جملہ پروگراموں میں جوش و خروش سے حصہ لے کر اس عظیم اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا۔

سالانہ اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ میں تمام کاموں کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ خوراک، تزئین ہال کمیٹیوں کے علاوہ دوسرے انتظامات مخلص و مستعد خدام کے سپرد کر دیئے گئے۔ جنہوں نے پوری تندہی اور شوق سے ان فرائض کو سرانجام دیا۔ اخبارات MAURICIAN اور ADVANCE میں اجتماع کے اعلان اور پروگرام شائع ہوئے۔ دارالسلام ہال کو نہایت سلیقہ اور تزئین سے سجایا گیا۔ سٹیج تعمیر کیا گیا۔ اندرون ہال کپڑے کے بڑے بڑے قطعات آویزاں کئے گئے۔ جن میں آیات قرآنیہ، الہامات حضرت مسیح موعودؑ درج تھے۔ سٹیج کے عقب میں ماریشس اور مجلس خدام الاحمدیہ کے جھنڈے لگائے گئے۔

پروگرام کے تحت اجتماع کا پہلا اجلاس بعد دوپہر ۲ بجے شروع ہوا۔ جناب ارشاد سوکیہ صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کی۔ بعدہ مکرم صدیق احمد صاحب منور نے نہایت پروقار طریقہ سے ایستادہ خدام سے عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جماعت کے نوجوانوں پر عظیم ذمہ داریاں عائد ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ پوری ہمت اور تندہی سے ان فرائض کو سرانجام دیں۔

جناب نائب صدر صاحب مجلس کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم منصور امیر الدین صاحب نے (YOUTH in Buzom) کے موقع پر کریولی زبان میں شستہ اور موثر انداز میں تقریر کی اور تلاوت کے بعد ننھے اطفال نے اسکیچ کے ذریعہ یہ امر واضح کیا۔ کہ بچوں کو والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور والدین کو بچوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنا چاہیئے جو ہمیشہ ان کی تربیت کا سامان لئے ہوئے ہو۔ اور بچے غلط راستہ پر نہ پڑیں۔ اس سیشن کا آخری پروگرام SKETCHES کا مقابلہ تھا جس میں روزہل مجلس نے اول انعام حاصل کیا۔ بعدہ تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا جس میں خدام نے انفرادی طور پر اور ٹیموں کی شکل میں بھرپور حصہ لیا۔

نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد تلاوت کلام پاک سے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم سعید گوداری صاحب نے "NEW FINDINGS ABOUT JESUS CHRIST" کے موضوع پر کی جس میں مقرر نے حاضرین کی معلومات میں عمدہ اضافہ فرمایا۔ اس کے بعد مکرم صدیق احمد صاحب منور نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے پہلو ہمدردی مخلوق اللہ کے پہلو پر متعدد واقعات پیش کئے۔ آپ حال ہی میں ربوہ اور قادیان کے بابرکت مقامات سے واپس تشریف لائے ہیں [illegible] نے اپنے دورہ قادیان اور ربوہ کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔ آخر میں مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ انچارج ماریشس نے SUPERIORITY OF ISLAM کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور اسکی تعلیمات عالمگیر اور قیامت تک کے لئے ہیں۔ اور اس اعلیٰ و ارفع تعلیم پر عمل کر کے۔ مسلمان علم و عمل کے ہر میدان میں۔ فوقیت حاصل کر سکتا ہے۔

مورخہ ۲۵ دسمبر صبح پونے نو بجے تیسرا اجلاس شروع ہوا جس میں مکرم ابوبکر یعقوب صاحب (لوکل مبلغ) نے تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ ممبران جماعت کو غیر معمولی رنگ میں اپنے اخلاق و کردار میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کے لئے قابل رشک نمونہ بننا چاہیئے۔ بعدہٗ مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس میں مختلف مجالس کے نمائندے شامل ہوئے۔ یہ پروگرام بھی دلچسپ رہا۔ مجموعی طور پر مجلس روزہل اول رہی۔

اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات وقوع میں آئی۔ آخر میں تلقین عمل کے طور پر خدام کو ہدایات دی گئیں اور اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کا یہ علمی تربیتی اور روحانی اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان خدام کو اسلام کے حقیقی خادم اور مددگار بنائے۔ اور انہیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انصار اللہ — سہ ماہی جائزہ

مجالس کا جو سہ ماہی جائزہ تیار کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیلات سے متعلقہ زعماء اور ناظمین کرام کو مطلع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں التماس ہے کہ جب یہ جائزہ آپ تک پہنچے تو اس پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور و فکر فرمائیں۔ کیا آپ مطمئن ہیں کہ آپ نے بحیثیت عہدیدار جو ذمہ داری محض خدا تعالیٰ کی خاطر بخوشی قبول کر رکھی ہے۔ اس کا حق ادا ہو گیا ہے؟ اگر خدانخواستہ اس کا آپ کو مثبت جواب نہیں ملتا تو پھر آپ کے نزدیک اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے عزم اور ہمت سے کوئی کام کیا جائے۔ اور پھر اس کا خوش کن نتیجہ نہ نکلے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ غلبہ اسلام کے لئے بے چین روحوں کے ساتھ انتھک محنت اور خدمت کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ایسا کرنے کی توفیق عطا کر دے۔ تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی مجلس نادہند یا بغیر بجٹ کے رہ جائے۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(قائد مال)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ ہجرت/مئی ختم ہو چکا ہے۔ قائدین توجہ فرمائیں۔ اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگذاری جلد مرکز کو ارسال کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

نتیجہ کل ربوہ مقابلہ سیر ۳ منعقدہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۷۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ۲۳ مارچ ۷۳ء کو دو گھنٹے کی سیر کا مقابلہ ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ اطلاعاً درج ذیل ہے۔

انصار و خدام میں	اطفال میں
اول۔ مفتی احمد صادق جامعہ احمدیہ ربوہ	اول۔ محمد الیاس منیر دارالصدر جنوبی ربوہ
دوم۔ انعام الحق کوثر جامعہ احمدیہ ربوہ	دوم۔ محمد اکبر دارالصدر شرقی ربوہ
سوم۔ یحییٰ رفیع الدین جامعہ احمدیہ ربوہ	سوم۔ احمد حسن حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ

اس کے علاوہ درج ذیل اطفال کو خصوصی انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ قمر احمد قمر	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۱۔ سلیم احمد چیمہ	گولبازار ربوہ
۲۔ طارق احمد ارشد	فیکٹری ایریا ربوہ	۱۲۔ انس احمد رشید	دارالرحمت غربی ربوہ
۳۔ علیم الدین	مسجد مبارک ربوہ	۱۳۔ جاوید اقبال ٹیپو	فیکٹری ایریا ربوہ
۴۔ عبدالسمیع	دارالعلوم غربی ربوہ	۱۴۔ ضیاء اللہ مبشر	فیکٹری ایریا ربوہ
۵۔ لئیق احمد طاہر	دارالرحمت غربی ربوہ	۱۵۔ ناصر احمد	دارالصدر غربی ربوہ
۶۔ محمد احمد بشر گوندل	گولبازار ربوہ	۱۶۔ فضل الرحمٰن شمس	حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ
۷۔ نور احمد رشید	دارالرحمت غربی ربوہ	۱۷۔ محمد شریف ظفر	مسجد مبارک ربوہ
۸۔ سفیر الدین	حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۸۔ تلمیذ احمد	مسجد مبارک ربوہ
۹۔ منصور احمد	دارالفضل ربوہ	۱۹۔ عبدالرشید	مسجد مبارک ربوہ
۱۰۔ ساجد احمد صادق	فیکٹری ایریا ربوہ	۲۰۔ محمد عثمان	دارالاقامۃ ربوہ

نوٹ:۔ تقریب تقسیم انعامات کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

سیکرٹری مجلس صحت ربوہ۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون دماغ میں ٹیسیں پڑنے کی وجہ سے راولپنڈی میں سخت علیل ہیں۔

نیز میرے بھائی خواجہ عبدالحمید صاحب حفیظ کراچی میں دل کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(راقم الحفیظ ایم اے ریٹائرڈ انارکلی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۳۷ * کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

خارش توڑ مرہم
خارش ہر قسم
داد، چنبل، ایگزیما، جلدی امراض کا
کامیاب علاج فی ڈبیہ ۱/-
دواخانہ ہافیمون رجسٹرڈ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس و آہنی فرموں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور (نیو) ۱۶۵
گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ سالانہ قیمت صرف ۲/۸

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰ روپے
نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ۔ فون نمبر ۵۳۸

دعائے مغفرت

(۱)

خاکسار کے والد محترم ملک غلام محمد صاحب مجوکہ آف کھائی کلاں تحصیل خوشاب ایک طویل عرصہ تک عارضہ قلب میں مبتلا رہنے کے بعد ۲۲ مئی ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت در جنات عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد قاسم مجوکہ ۔ مینجر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ بھکر ۔ ضلع میانوالی)

(۲)

میرے ماموں جان مکرم چوہدری خیر دین صاحب ساکن چک ۵۵ گ ب ضلع لائلپور مورخہ ۲۹ ؍ ۵ کو بفضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اشکبار اور مغموم چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی کی آغوش رحمت میں چلے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم اور صحابی حضرت میاں فضل دین صاحب عرف پھجا کے فرزند اور سائیں عبدالرحمن درویش کے حقیقی بھائی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق [illegible] کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مجاہد اول اور مجاہد دوم کی سندات حاصل کیں۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

(سعید اشرف ۔ شملہ پہاڑی ۔ گنج ۔ لاہور)

ترسیل زر
اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

پی آئی اے

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے۔ احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت دینا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون یا خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے۔
ملک عبدالحفیظ منیجر احمد ٹریولز ایجنسی ایجنٹ پی آئی اے ربوہ
فون نمبر ۵۵۵

ایک قدم اور آگے
شہزین
مرض اٹھرا کے لئے
مفید و مؤثر ترین کامیاب دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
نذیر محمد خان ۔۔۔ ربوہ ۔۔۔ گوجرانوالہ

سسن شان
یورن شوگر ٹیسٹ بکس
شوگر کے مریضوں کے لئے سہولت
پیشاب گھر پر ٹیسٹ کیجئے
پیشاب ٹیسٹ کرنے کا مکمل سامان
ملک سائنٹیفک سٹور!
۵ میکلیگن روڈ لاہور ۔ فون نمبر ۶۲۳۹۲

خونی و بادی
بواسیر
کے تجربہ کار
جناب حاجی اللہ دتہ صاحب بمقام مونگ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات
"بندہ نے ۔۔۔ پائلز کیور نیم پیکٹ منگوائے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام آگیا ہے"
مکمل کورس ۱۰ روپے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ۔ کراچی ۔ ربوہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶
پروڈکشن برانچ ۶۰۷

قابل فروخت پلاٹ
میں اپنا رجسٹری شدہ پلاٹ نمبر ۱۸۰ رقبہ ایک کنال واقع جناح آباد ایبٹ آباد جس میں بجلی و پانی موجود ہے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ محمد ابراہیم خان
ڈیرہ محمود چک ۱۲۷ ج ب ڈاکخانہ چک ۱۲۸ ج ب ضلع جھنگ

زود جام عشق
طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب مقوی اعضائے رئیسہ
مکمل کورس ۲۵ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا
ہیپورا فلفا ٹانک استعمال کیجئے
اس سے دل و دماغ جگر پھیپھڑے گردے مثانہ اور معدہ کا فعل درست ہو جاتا ہے بھوک بڑھاتا اور بکثرت خون پیدا کرتا ہے
قیمت فی شیشی ۳/- علاوہ محصول ڈاک۔
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان
سفر کرنے کے لئے وقت کی پابند آرام دہ اور تیز رفتار
کراؤن بس سروس
پر سفر کیجئے (مینجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کریں (مینجر)

جرمولین رجسٹرڈ
نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم ہر دوا فروش سے خریدیں قیمت صرف ۱/-
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

۱۵ر مئی تا ۱۱ر مئی تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے چندہ تحریک خاص موصول ہوا ہے۔ ہر بہن کے نام وصولی کی چٹھی صدر لجنہ مقامی کی معرفت بھجوائی جاتی ہے۔ عموماً لجنات بالتفصیل چندہ بھجوا دیتی ہیں تفصیل معلوم کرنے کے لئے کئی کئی خط لکھنے پڑتے ہیں۔ جس سے وقت ضائع ہوتا ہے تمام لجنات چندہ کے ساتھ چندہ دینے والیوں کے نام تفصیل سے بھجوایا کریں۔ گزشتہ پندرہ روز میں صرف ۲۰۵۱/۷۰ چندہ آیا ہے جو بہت ہی کم ہے۔ اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ کریں تا جلد از جلد تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

۱	لجنہ بشیر آباد	۱۰۰ روپے	۹	لجنہ چک ۱۸ منگلا	۳۷ روپے
۲	، چک جھمرہ	۲۵ "	۱۰	، واہ کینٹ	۳۰ "
۳	، نانوڈوگر	۲ "	۱۱	، حیدرآباد	۱۱۸ "
۴	، سرگودھا	۲۰ "	۱۲	، لاہور	۱۰۰ "
۵	، خوشاب	۵۰/۰۰ "	۱۳	، ربوہ	۸۶۹/۷۷ "
۶	، چک ۱۵۲ شمالی	۵ "	۱۴	، کراچی	۱۰۵ "
۷	، پشاور	۷۹ "	۱۵	، لائل پور	۱۰ "
۸	، گجرات	۲۷۵ "			

میرپور خاص میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقریر

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب جماعت احمدیہ میرپور خاص کی دعوت پر ۲۳/۳۰ کو میرپور خاص تشریف لائے آپ کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی تقریر کروائی گئی جس کا عنوان تھا "اسلام اور کمیونزم" دعوتی کارڈ چھپوا کر مختلف طبقہ خیال کے احباب کو بھجوائے گئے جس میں ڈاکٹرز، وکلاء، پروفیسرز، ملازم، زمیندار وغیرہ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو کہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی کراچی نے فرمائی بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن نے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کا تعارف کروایا بعد ازاں محترم مولانا صاحب نے اسلام اور کمیونزم پر ایک گھنٹہ کے قریب تقریر فرمائی۔ اور اسلامی نظام حیات کی خصوصیات کو احسن طریق واضح فرمایا حاضرین جلسہ نے بڑے غور سے اس لیکچر کو سنا۔ تقریر کے بعد مہمانوں کو ایک ایک سیٹ کتابوں کا دیا گیا ہے۔

رات کو کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا اس موقع پر مکرم مولانا صاحب سے سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے ہر طبقہ خیال کے لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس کا انتظام مکرم امیر صاحب کے بنگلہ میں واقعہ سٹلائٹ ٹاؤن میں کیا گیا تھا۔ (محمد اسلم سیکرٹری اصلاح و ارشاد میرپور خاص)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

مکرم الحاج ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ڈاکٹر مکرم الحاج عبدالعزیز صاحب اخوند ۱۸ر جون کی شام کو ساڑھے پانچ بجے مختصر علالت کے بعد ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز ۱۹ر جون کو بعد نماز مغرب حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں ان کا تابوت سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے دعا کرائی۔

مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم گزشتہ ۱۱ برس سے فضل عمر ہسپتال سے منسلک تھے اور بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت سرانجام دے رہے تھے اس سے قبل آپ سندھ میڈیکل سروس میں لمبے عرصہ تک ملازم رہنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ کا آبائی وطن موضع شادی ضلع حیدرآباد (سندھ) تھا۔ ۱۹۲۵ء میں محترم ڈاکٹر حاجی خان صاحب مرحوم کے ذریعہ آپ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی زمانہ میں آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد ۱۹۳۷ء میں آپ کی دوسری شادی محترم سید سردار حسین صاحب مرحوم سابق افسر تعمیر صدر انجمن احمدیہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۶ بیٹیاں اور ۲ بیٹے عطا فرمائے۔ ریٹائر ہونے کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۶۲ء میں آپ فضل عمر ہسپتال سے منسلک ہو گئے جہاں اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ تک آپ کو خدمت کی توفیق بخشی۔ وفات پر فضل عمر ہسپتال کے کارکنان نے تجہیز و تدفین کے جملہ امور میں سرگرمی سے حصہ لیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع

۲-۳-۴ اخاء ۱۳۵۲ ہش

۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ہے

ربوہ کے قریب زمینوں پر کام کرنے کے لئے ایک ہوشیار محنتی اور تجربہ کار منشی کی ضرورت ہے جو کہ زراعت کے جملہ کام جانتا ہو۔ رہائش کے لئے پختہ کوارٹر بجلی والا اور تنخواہ معقول ملے گی۔ درخواستیں مع تصدیق پریذیڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھجوائیں۔

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین۔ لٹھا۔ کیمرک۔ لان۔ فلالین۔ رنگدار و پرنٹ بنانے والے
سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ لائل پور
فون ملز ۷۹۴۶۱
فون آفس گول کپڑا: ۲۳۵۴
فون آفس منڈی رنگلی: ۲۴۸۳
ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴